کچھوا اور ہنس
CHILDREN'S BOOK TRUST
NEW DELHI

کچھوا اور ہنس

مصنّف : شنکر
مصوّر : سوبیر رائے

ایک جھیل میں ایک کچھوا اور دو ہنس رہتے تھے۔
ان میں دوستی تھی۔
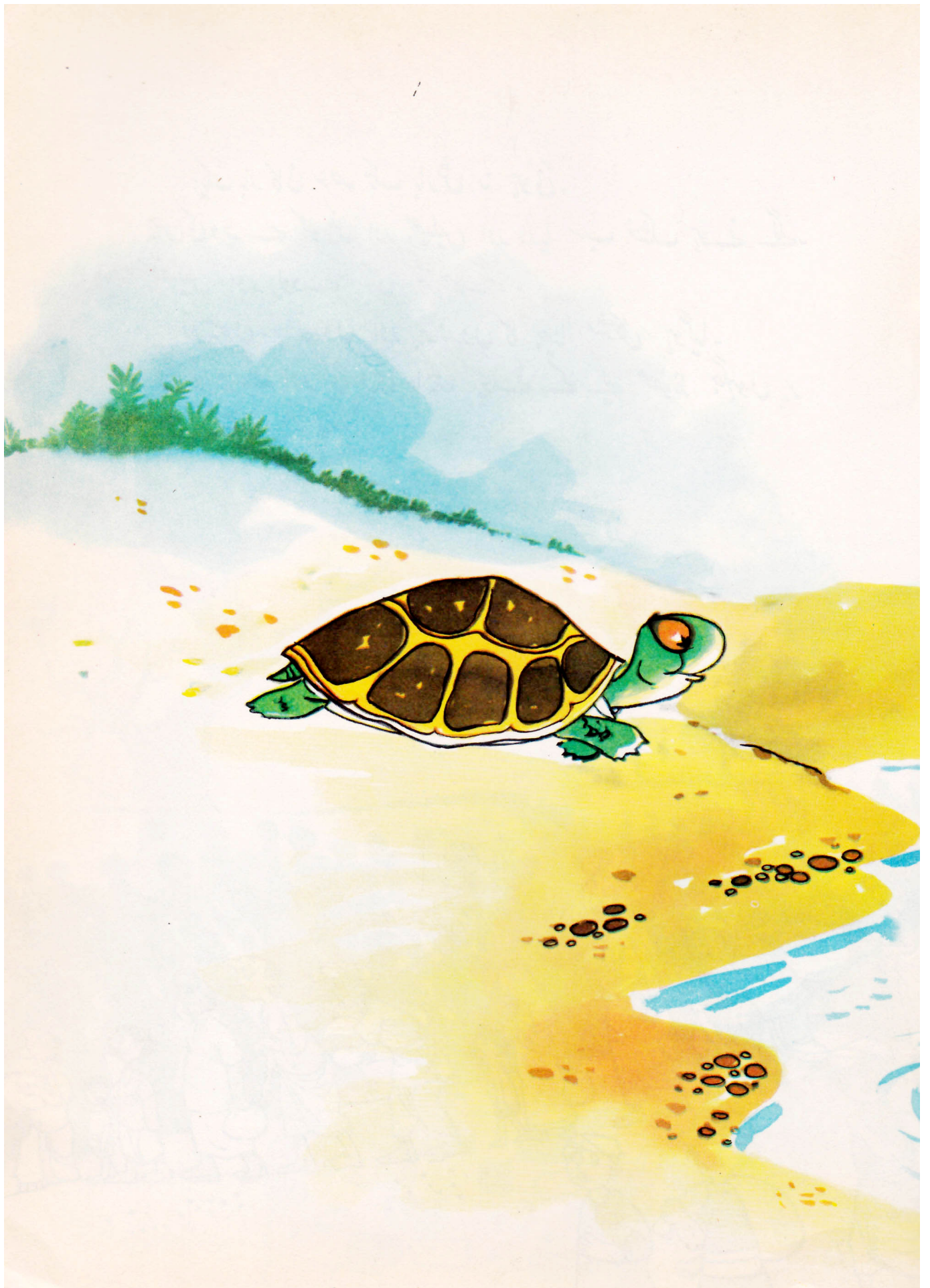
ایک بار کافی عرصہ تک بارش نہ ہوئی۔
جس کی وجہ سے کنوئیں اور جھیلیں اور دریا سب خشک ہونے لگے۔
فصلیں اور پودے بھی مُرجھاگئے۔
آدمیوں، جانوروں اور پرندوں کا جینا مشکل ہوگیا۔
کئی تو مرگئے اور کئی اپنی جانیں بچانے کے لیے محفوظ جگہوں پر چلے گئے۔

ہنسوں کو ڈر تھا کہ اگر وہ اور زیادہ دن اس جھیل پر رہے تو مر جائیں گے۔ انھوں نے کچھوے سے کہا "پیارے دوست! اب ہم یہاں نہیں رہ سکتے۔ یہاں کہیں پانی نہیں ہے۔ ہم اُڑکر ایسی جگہ جانے کو سوچ رہے ہیں کہ جہاں پانی ہو۔"
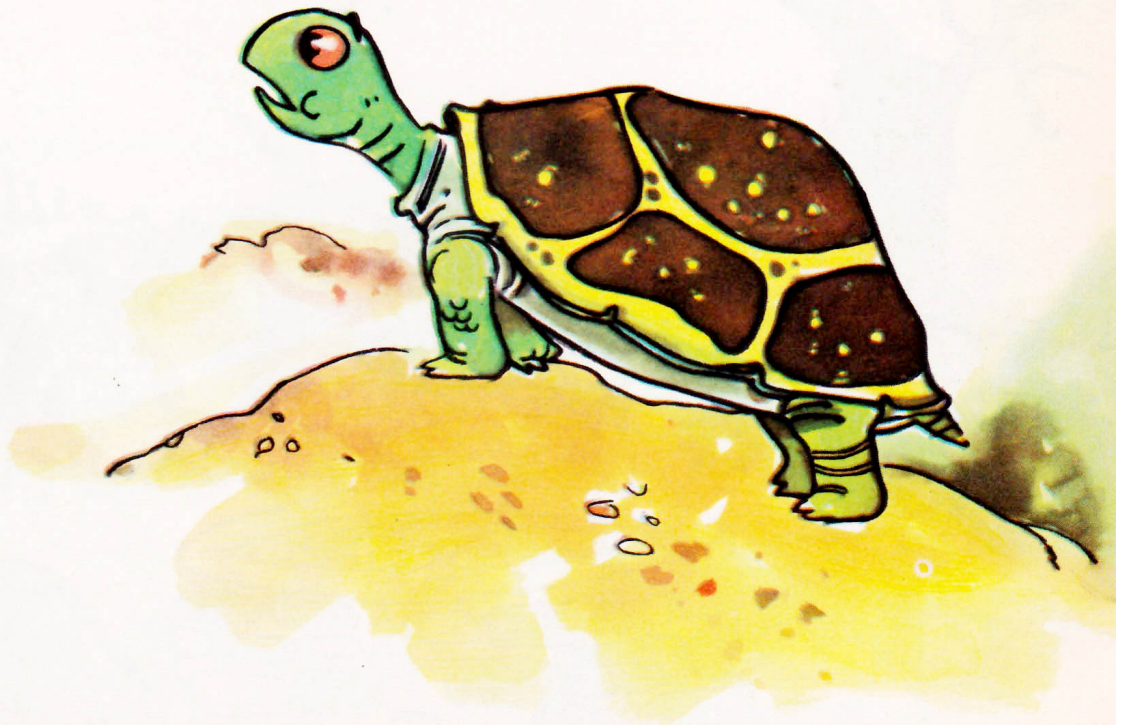
"کیا تم مجھے مرنے کے لیے یہاں چھوڑ جاؤ گے؟" کچھوے نے پوچھا
"لیکن تم ہمارے ساتھ کیسے جا سکتے ہو۔ تم تو اُڑ نہیں سکتے۔"
کچھوے نے کہا "تم مجھے ایک اچھی چھڑی لا دو۔ میں اسے اپنے مُنہ میں پکڑ لوں گا۔ تم اسے اٹھا کر اڑنا اور مجھے ساتھ لے جانا۔"

ہنس چھڑی ڈھونڈنے کے لیے گئے۔ وہ یہاں سے وہاں
اور اِدھر سے اُدھر اُڑتے رہے اور آخرکار اُنھوں نے
ایک مضبوط چھڑی ڈھونڈ لی۔

وہ تیزی سے اُڑتے ہوئے کچھوے کے پاس واپس آئے
اور کہا " ہم تمھیں اپنے ساتھ لے جائیں گے۔ لیکن ہماری ایک
شرط ہے۔ جب ہم اُڑ رہے ہوں گے تو تم بولوگے نہیں۔"
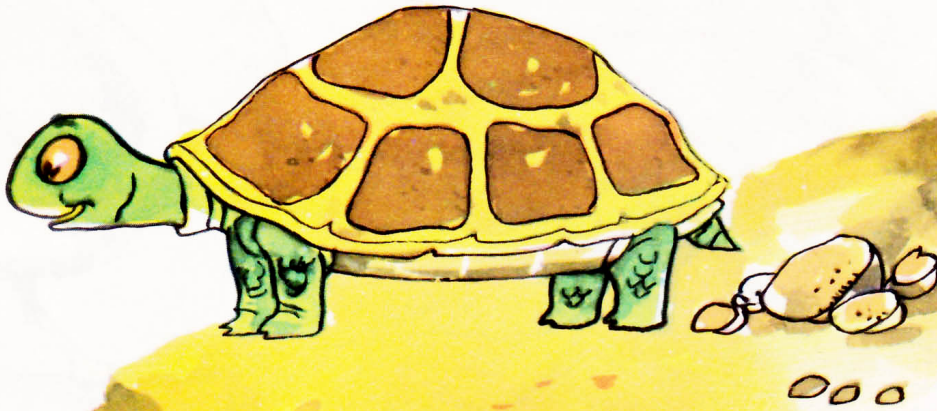
"میں وعدہ کرتا ہوں" کچھوے نے کہا "میں جانتا ہوں کہ اگر میں اپنا منہ کھولوں گا تو گر کر مرجاؤں گا۔"
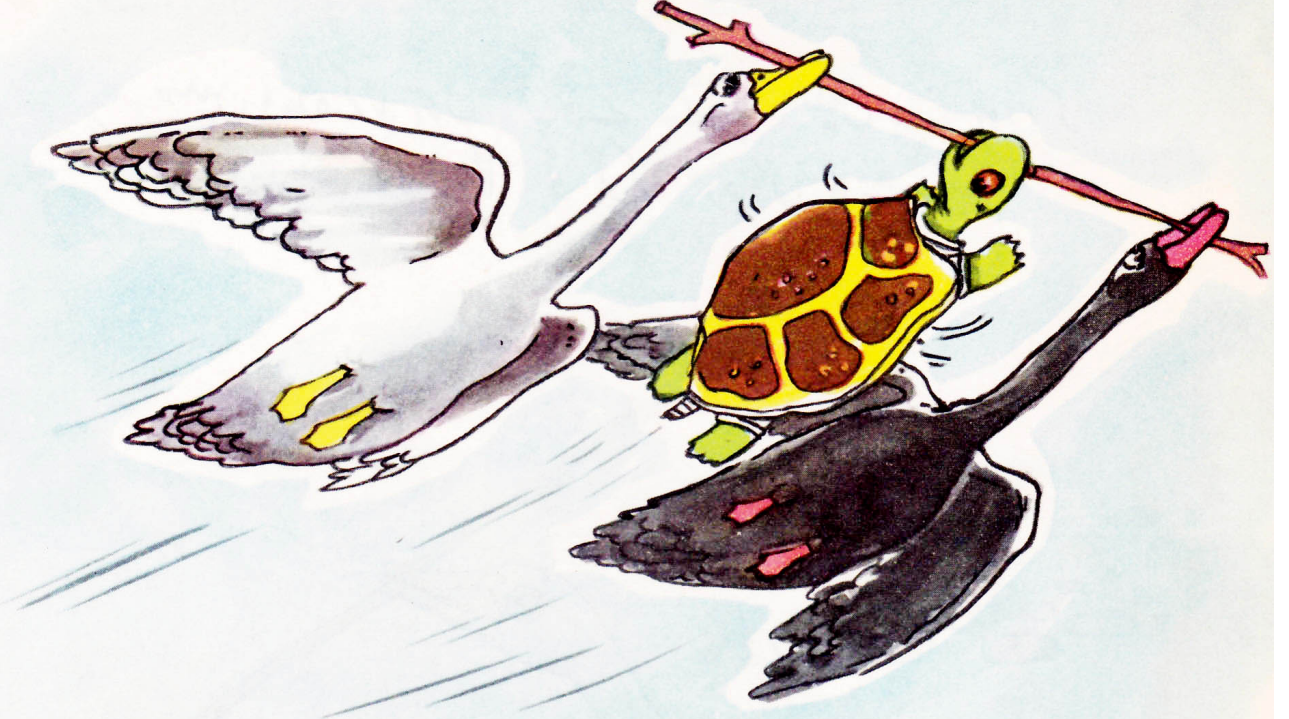
یہ کہہ کر کچھوے نے اپنے منہ سے چھڑی کو پکڑ لیا ۔
ہنسوں نے چھڑی کے دونوں سرے اپنی چونچوں سے پکڑے
اور وہ اُڑنے لگے ۔

وہ اُڑتے ہوئے اوپر سے اوپر ہوگئے اور اُڑتے
ہوئے پہاڑوں، جھیلوں، دریاؤں، کھیتوں اور گاؤں کے
اوپر سے گزرنے لگے۔
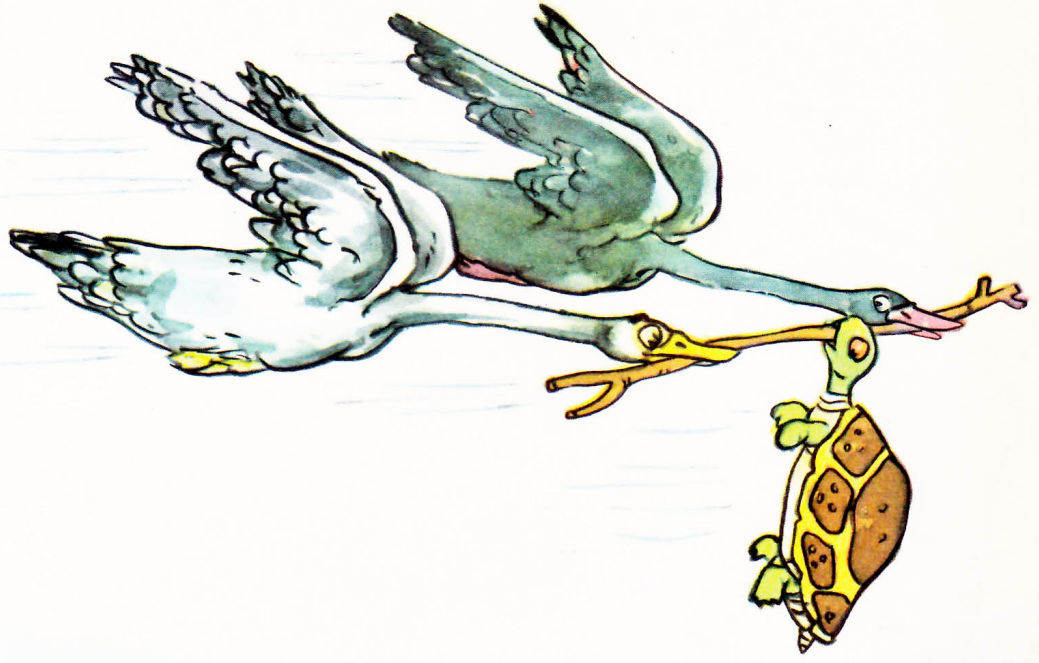
اسی طرح اُڑتے ہوئے وہ ایک شہر کے اوپر آ گئے۔
جب لوگوں نے دو ہنسوں کو چھڑی کی مدد سے کچھوے
کو لے جاتے ہوئے دیکھا تو وہ چیخ چیخ کر تالیاں بجانے لگے۔
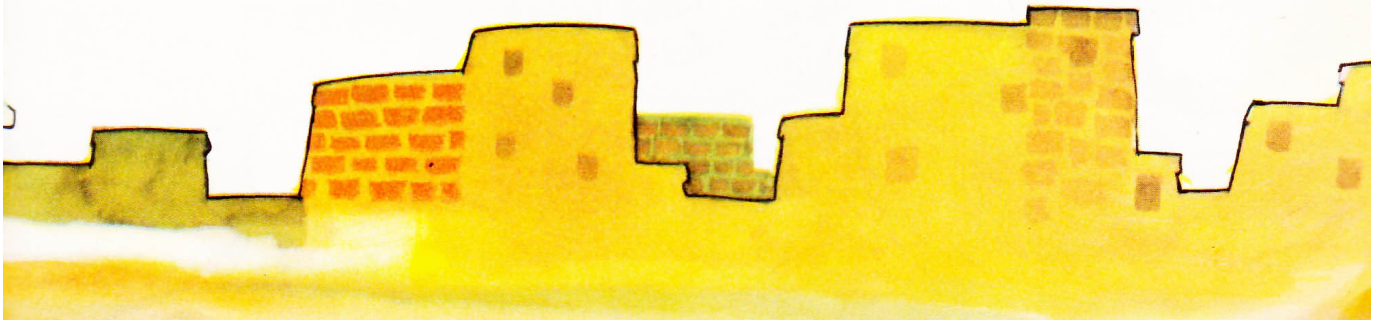
کچھوے کو لوگوں کا اس قدر شور مچانا اچھا نہیں لگا۔
وہ اپنا دماغی توازن کھو بیٹھا۔ "یہ بے وقوف کس لیے چیخ
رہے ہیں،" وہ یہ پوچھنا چاہتا تھا۔

لیکن جیسے ہی اس نے بولنے کے لیے مُنہ کھولا
چھڑی اس کے مُنہ سے نکل گئی اور وہ زمین پر
گر پڑا اور مر گیا۔